ہفتہ وار رسالہ: 182
WEEKLY BOOKLET-182

اذان کی برکتیں

- ظالم افسر کا عبرتناک انجام 01
- سب سے پہلی اذان کس نے دی؟ 06
- اذان امن وسلامتی کا سبب ہے 14
- اذان کے چند شرعی مسائل 20

جانشینِ امیرِ اہلِ سنت، حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی مَدَّظِلُّہُ العالی کے 18 ربیع الآخر 1442 مطابق 3 دسمبر 2020 کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے بیان کا اضافے کے ساتھ تحریری گلدستہ

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَذان کی برکتیں

دُعائے عطار

یااللہ پاک! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ "**اذان کی برکتیں**" پڑھ یا سُن لے اُسے مؤذّنِ رسول حضرتِ بلال کا جنت الفردوس میں پڑوس عطا فرما۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دُرود شریف کی فضیلت

اللہ کریم کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اِرشادِ رحمت بنیاد ہے: جس نے قراٰنِ کریم پڑھا، اللہ پاک کی حمد کی اور نبی پر دُرُود شریف پڑھا نیز اپنے رَب سے مغفرت طلب کی تو اُس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کر لیا۔ (شعب الایمان، 2/ 373، حدیث: 2084)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ظالم اَفسر کا عبرتناک اَنجام (حکایت)

ایک تاجر (بزنس مین) کا کسی گورنمنٹ کے اَفسر پر بہت سا مال قرض تھا۔ وہ جب بھی مطالبہ کرتا، اَفسر حیلے بہانے کر کے تاجر کو واپس بھیج دیتا۔ تاجر نے جب دیکھا کہ میرا مال کسی طریقے سے نہیں مل رہا تو اُس نے اُس سے بڑے آفیسرز بلکہ وزیر سے بھی سفارش کروائی، لیکن اُس کا مال واپس نہ ملا۔ اَب صرف خلیفۂ وقت تک شکایت پہنچانا باقی تھی، لیکن یہ آسان کام نہ تھا۔ ایک دِن اُس تاجر کے ایک دوست نے کہا: آؤ! میرے ساتھ چلو، میں تمہیں ایک ایسے شخص کے پاس لے چلتا ہوں جو تمہارا مال واپس دِلوادے گا اور تمہیں خلیفہ کے پاس شکایت کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ پھر وہ مجھے ایک درزی (ٹیلر) کے پاس لے گیا جو قریبی مسجد میں "امام" بھی تھے۔ میرے دوست

نے میری پریشانی اُنہیں بتائی، تو امام صاحب فوراً ہمارے ساتھ افسر کے گھر کی طرف چل پڑے، تاجر نے اپنے دوست سے کہا: تم نے مجھے، اپنے آپ کو اور اِس غریب دَرزی کو مُشکل میں ڈال دیا ہے۔ وہ ظالم اَفسر تو بڑے بڑے لوگوں کی باتوں پر کان نہیں دَھرتا، وزیر کی سفارش سے بھی نہیں ڈرا، پھر بھلا اِس غریب دَرزی کی بات کو وہ کیا اہمیت دے گا؟ میرے دوست نے مسکراتے ہوئے کہا: تم خاموشی سے دیکھتے رہو کہ ہوتا کیا ہے؟ جیسے ہی ہم اُس ظالم اَفسر کے گھر پہنچے تو اُس کے غلاموں نے بڑے بااَدب طریقے سے آگے بڑھ کر دَرزی کا ہاتھ چومتے ہوئے پوچھا: عالی جاہ! آپ کی تشریف آوری کا کیا مقصد ہے؟ ہمارا مالک اَبھی اَبھی سفر سے آیا ہے اگر آپ حکم دیں تو ہم فوراً اُسے بُلا لیتے ہیں اور اگر آپ چاہیں تو اندر تشریف لے چلیں اور خدمت کا موقع دیں۔ اندر چل کر ہم ایک خوبصورت کمرے میں بیٹھ گئے۔ کچھ دیر بعد وہ افسر آیا اور دَرزی کو دیکھتے ہی عزت و احترام کرتے ہوئے بڑے اَدب کے ساتھ بولا: حضور! اَبھی اَبھی سفر سے واپسی ہوئی ہے میں اُس وقت تک سفر کے کپڑے تبدیل نہیں کروں گا جب تک آپ کے آنے کا مقصد پورا نہ کر دوں، حکم فرمائیں میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟ امام صاحب نے میری طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرمایا: فوراً اِس کا مال اِسے دے دو۔ افسر نے کہا: عالیجاہ! اِس وقت میرے پاس صِرف پانچ ہزار (5000) درہم ہیں، آپ اِس سے فرمایئے کہ فی الحال یہی رقم قبول کرلے اور بقیہ رقم کے بدلے میرا سامانِ تجارت گروی رکھ لے، میں ایک مہینے کے اندر اندر اِس کی رقم واپس کر دوں گا۔ دَرزی (امام صاحب) نے میری طرف دیکھا تو میں نے فوراً یہ شرط قبول کرلی پھر ہم واپس آگئے۔ میں اپنا حق ملنے پر بہت خوش تھا اور حیران بھی تھا کہ نجانے اِن امام صاحب میں ایسی کون سی طاقت ہے جس کی وجہ سے ظالم اَفسر اِتنا مہربان ہو

گیا اور اِس قدر احترام سے پیش آیا۔ واپسی پر میں نے امام صاحب کی دُکان پر اپنا سارا مال رکھتے ہوئے عرض کیا: اللہ پاک نے آپ کی بَرَکت سے مجھے میرا مال واپس دلوا دیا ہے، میں اپنی خوشی سے کچھ مال آپ کو تحفے میں دینا چاہتا ہوں، آپ اِس میں سے تہائی (ون تھرڈ) یا آدھا قبول کرلیں۔ امام صاحب نے کہا: میں اِس میں سے کچھ بھی نہیں لوں گا۔ جاؤ! اللہ پاک تمہیں بَرَکت دے۔ میں نے کہا: حضور! مجھے آپ سے ایک اور کام بھی ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: بتاؤ۔ میں نے کہا: اِس ظالم اَفسر کے سامنے بڑے بڑے لوگ بے بس ہوگئے، لیکن آپ کی بات اِس نے فوراً مان لی، آخر وہ آپ کی اِتنی عزت کیوں کرتا ہے؟ اِمام صاحب نے فرمایا: تمہارا مال تمہیں مل چکا ہے، جاؤ! اَب اپنا کام کرو اور مجھے بھی کام کرنے دو۔ میں نے جب بہت اِصرار کیا تو امام صاحب نے اپنا واقعہ کچھ یوں بیان کیا کہ میں اِس مسجد میں چالیس سال سے لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہوں اور ساتھ میں درزی کا کام کرتا ہوں۔ ہمارے گھر کے راستے میں ایک اَفسر کا گھر ہے۔ ایک مرتبہ جب میں اپنے گھر جارہا تھا تو دیکھا کہ نشے میں بدمست وہ افسر ایک عورت کو پکڑ کر اپنے گھر کی جانب کھینچ رہا تھا، وہ بے چاری مدد کے لئے پکارتی رہی، لیکن کوئی بھی اُس کی مدد کو نہ آیا۔ وہ رو رو کر کہہ رہی تھی: میرے شوہر نے قسم کھائی ہے کہ اگر میں نے اُس کے گھر کے علاوہ کہیں اور رات گزاری تو وہ مجھے طلاق دے دے گا۔ اگر یہ ظالم مجھے اپنے گھر لے گیا تو میرا گھر برباد ہوجائے گا اور میں رُسوا ہو جاؤں گی، خدا کے لئے مجھے اِس ظالم سے نجات دلاؤ۔ میں جذبۂ ایمانی کی بدولت اُس ظالم کی طرف بڑھا اور عورت کو چھوڑنے کے لئے کہا تو اُس نے ایک لوہے کا ڈنڈا میرے سر پر مارا اور تھپڑ مار کر بھگا دیا، میں زخمی حالت میں غمگین و پریشان اپنے گھر آیا زخم سے خون دھو کر پٹی باندھی اور کچھ دیر بستر پر لیٹ گیا۔ پھر عشاء کی نماز پڑھنے مسجد گیا اور

نماز کے بعد تمام نمازیوں کو اُس ظالم اَفسر کی یہ حرکت بتاتے ہوئے کہا: تم سب میرے ساتھ چلو! یا تو وہ عورت کو چھوڑ دے گا ورنہ ہم اُس کا مقابلہ کریں گے۔ لوگوں نے میری تائید کی اور ہم اُس کے گھر کی جانب چل دیئے۔ وہاں پہنچ کر ہم نے عورت کی رہائی کا مطالبہ کیا تو اس ظالم اَفسر کے کئی غلاموں نے مل کر ہم پر ڈنڈوں سے حملہ کیا، سب مجھے اَکیلا چھوڑ کر بھاگ گئے، چند غلاموں نے مجھے پکڑ کر خوب مارا اور شدید زخمی کر دیا۔ میرا ایک پڑوسی مجھے اُٹھا کر گھر لے آیا۔ گھر والوں نے زخموں پر دوا لگا کر پٹی باندھ دی، مجھے کچھ دیر نیند آگئی، لیکن کچھ ہی دیر بعد دَرد کی شدّت سے آنکھ کھل گئی۔ میں سوچ رہا تھا کہ اُس بے چاری کو کس طرح بچایا جائے، کہیں اُس کا گھر برباد نہ ہو جائے۔ پھر اچانک مجھے خیال آیا کہ اُس ظالم نے شراب پی ہوئی ہے اُسے وقت کا بھی پتا نہیں، اگر میں اَبھی اذان دے دوں تو وہ یہی سمجھے گا کہ فجر کا وقت ہو گیا ہے اور وہ اُس عورت کو چھوڑ دے گا۔ اِس طرح کم از کم اُس بے چاری کا گھر بچ جائے گا۔ بس یہ خیال آتے ہی میں گرتا پڑتا مسجد پہنچا اور مینارے پر چڑھ کر بُلند آواز سے اذان دی اور اُس ظالم اَفسر کے گھر کی طرف دیکھنے لگا۔ ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ سڑک گھوڑوں اور سپاہیوں سے بھر گئی۔ سپاہی بُلند آواز سے کہہ رہے تھے: اِس وقت اذان کس نے دی ہے؟ پہلے تو میں خاموش رہا پھر یہ سوچ کر کہ شاید اس عورت کی رہائی پر یہ سپاہی میری مدد کریں، میں نے کہا: میں نے دی ہے۔ سپاہیوں نے کہا: جلدی نیچے آؤ، تمہیں "خلیفہ" نے یاد کیا ہے۔ سپاہی مجھے خلیفہ کے پاس لے گئے۔ خلیفہ نے بڑی شفقت سے مجھے اپنے قریب بٹھایا اور تسلی دینے لگا، یہاں تک کہ میرا خوف ختم ہو گیا اور میں بالکل مطمئن ہو گیا تو اُس نے مجھ سے کہا: تجھے کس نے مجبور کیا کہ تُو وقت سے پہلے اَذان دے کر مُسلمانوں کو دھوکہ دے؟ ذرا سوچ تو سہی کہ مسافر تیری اَذان سے دھوکہ کھا کر سفر شروع کر

دیں گے، روزے دار کھانے پینے سے رُک جائیں گے حالانکہ اَبھی سحری کا وقت باقی ہے۔ میں نے ڈرتے ہوئے کہا: اگر آپ مجھے جان کی اَمان دیں تو میں کچھ عرض کروں؟ خلیفہ نے کہا: تمہیں اَمان دی جاتی ہے، بتاؤ۔ پھر میں نے اُس ظالم افسر اور عورت کا سارا واقعہ خلیفہ کو سُنایا اور اپنے زخم بھی دکھائے۔ خلیفہ نے غصے میں آکر سپاہیوں کو حکم دیا کہ اَبھی اَبھی اُس افسر اور اُس مظلومہ عورت کو میرے سامنے حاضر کرو۔ کچھ ہی دیر میں سپاہی اُس افسر اور عورت کو خلیفہ کے پاس لے آئے۔ خلیفہ نے مجھے ایک کمرے میں بھیج کر عورت سے حقیقتِ حال پوچھی تو اُس نے بھی وہی کچھ بتایا جو میں نے بتایا تھا۔ خلیفہ نے چند قابلِ اعتماد عورتوں اور سپاہیوں کے ساتھ عورت کو اُس کے گھر بھیج دیا۔ پھر خلیفہ نے مجھے بُلایا اور اُس افسر سے پوچھا: بتا! تجھے کتنی تنخواہ ملتی ہے؟ بتا! تجھے کاروبار سے کتنا نفع ملتا ہے؟ تیرے پاس کتنی کنیزیں ہیں؟ تیری سالانہ آمدنی کتنی ہے؟ ظالم اَفسر نے اپنی کثیر آمدنی اور کنیزوں کے بارے میں بتایا تو خلیفہ نے کہا: اتنی نعمتیں ملنے کے باوجود تُو نے اپنے پاک پروردگار، خدائے قہار وجبّار کی نافرمانی کی ہے۔ کیا تجھے حلال چیزیں کافی نہ تھیں؟ جو تُو نے حرام کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اَب تجھے دَردناک سزا دی جائے گی۔ پھر خلیفہ کے حکم سے وہ اَفسر بڑی عبرت کی موت مار دیا گیا۔ امام صاحب نے فرمایا: تمام افسر، وُزراء یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ وہ افسر جس کے ذمے تیر امال تھا وہ بھی وہاں موجود تھا۔ خلیفہ نے مجھے مخاطب کر کے کہا: اے شیخ! ہمارے اِس ملک میں آپ جہاں بھی کوئی بُرائی دیکھیں، جہاں کسی ظالم کو ظلم کرتا دیکھیں تو اُسے روکیں، چاہے وہ کوئی بھی ہو۔ پھر ایک بڑے افسر کی طرف اشارہ کر کے کہا: چاہے یہ اعلیٰ افسر ہی کیوں نہ ہو اور اگر کوئی تمہارے خلاف جُرأت کرے، تمہاری بات نہ مانے تو مجھے فوراً اِطلاع کر دینا، ہمارے اور تمہارے دَرمیان ”اَذان“ نشانی ہو گی۔ تم وقت سے پہلے

اذان دے دینا میں سمجھ جاؤں گا اور تیری آواز سنتے ہی تیری مدد کو پہنچوں گا۔ صبح ہوتے ہی یہ خبر پورے شہر میں پھیل گئی ہر خاص وعام کو میرے اختیارات کے متعلق معلوم ہو گیا اُس دِن سے لے کر آج تک ایک مرتبہ بھی ایسا نہ ہوا کہ میں نے کسی کو اِنصاف دلوایا ہو اور اُسے انصاف نہ ملا ہو۔ خلیفہ کے ڈر سے ہر شخص میری ہر بات فوراً مان لیتا ہے۔ اَبھی تک دوبارہ وقت سے پہلے اذان دینے کی نوبت نہیں آئی۔ یہ کہہ کر دَرزی اپنے کام میں مصروف ہو گیا اور میں گھر چلا آیا۔ (عیون الحکایات، 385/2)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ ظُلم کا اَنجام کس قدر بھیانک ہے ۔ بُخاری شریف میں ہے: فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم: بے شک اللہ پاک ظالم کو مہلت دیتا ہے یہاں تک کہ جب اُس کو اپنی پکڑ میں لیتا ہے تو پھر اُس کو نہیں چھوڑتا۔ یہ فرما کر سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے پارہ 12 سورۂ ہُود کی آیت 102 تلاوت فرمائی:

وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِیَ ظَالِمَةٌؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ (۱۰۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رَب کی، جب بستیوں کو پکڑتا ہے اُن کے ظُلم پر بے شک اُس کی پکڑ دردناک کرّی (سخت) ہے۔

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اٹھیں بچانا ظلم وستم سے مجھے سَدا یارب

پیارے اِسلامی بھائیو! اِس واقعے سے جہاں ظالم کے ظُلم کے عبرتناک انجام کا پتا چلا وہیں ''اَذان'' کی برکت سے نہ صرف ظُلم کا بھی خاتمہ ہوا بلکہ اذان کی برکت سے ایک عام سے شخص کی بادشاہِ وقت تک نہ صِرف رَسائی ہو گئی بلکہ اِتنا بڑا اختیار مل گیا کہ وہ ملک سے جرائم کو ختم کر دے۔

سب سے پہلی اَذان کِس نے دی؟

اَذان کا لغوی معنیٰ ہے: خبر دار کرنا۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ سب سے پہلی ''اَذان'' کس

نے دی؟ چلئے میں بتاتا ہوں، حضرتِ جبریل امین (علیہ السّلام) نے معراج کی رات بیتُ المقدس میں (سب سے پہلی اَذان) دی، جب حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے سارے نبیوں کو نماز پڑھائی، مگر مسلمانوں میں ہجرت کے بعد پہلی ہجری میں شروع ہوئی۔ (مراٰۃ، 1/399)

سرکار نے ایک بار اَذان دی

نبیِّ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سفر میں ایک بار اذان دی تھی اور کلماتِ شہادت یُوں کہے: اَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللہ ”میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔“

(فتاویٰ رضویہ، 5/375)

منارہ پر سب سے پہلے اذان دینے والے

شہر میں منارہ پر چڑھ کر اذان کہنے والے سب سے پہلے حضرتِ شُرَحْبِیل بن عامر مُرادی رحمۃُ اللہِ علیہ تھے۔ (الحدیقۃ الندیہ، 1/135)

گھبراہٹ میں اَذان

روایت میں ہے: جب آدم (علیہ السّلام) ہندوستان میں اُترے اُنھیں گھبراہٹ ہوئی تو جبریل (علیہ السّلام) نے اُتر کر اذان دی۔ (حلیۃ الاولیاء، 5/123، حدیث: 6566)

ذکرِ الٰہی نزولِ رحمت کا باعث ہے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اذان ذِکرِ الٰہی ہے اور ذکرِ الٰہی باعثِ نُزولِ رحمت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 5/370 ملتقطا)

پیارے اِسلامی بھائیو! یقیناً جب اللہ پاک کی رحمت نازل ہوگی تو بلائیں، آفتیں، مصیبتیں، بیماریاں، پریشانیاں دور ہوں گی۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرتِ علی رضی اللہُ عنہ سے اِرشاد فرمایا: اے علی! میں تجھے غمگین پاتا ہوں اپنے کسی گھر والے سے کہہ کہ تیرے کان میں اذان

کہے ، اَذان غم و پریشانی دور کرتی ہے۔(جامع الاحادیث، 15 / 339 حدیث:6017) یہ روایت نقل کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ "فتاویٰ رضویہ شریف" جلد5 صفحہ 668 پر فرماتے ہیں: مولیٰ علی (رضی اللہُ عنہ) اور مولیٰ علی تک جس قدر اِس حدیث کے راوی (یعنی روایت نقل کرنے والے) ہیں سب نے فرمایا: فَجَرَّبْتُہُ فَوَجَدْتُّہُ (ہم نے اِسے تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا)۔

کیا اذان نماز کے ساتھ خاص ہے؟

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اذان صِرف نماز ہی کے لئے دی جاسکتی ہے اِس کے عِلاوہ کسی اور موقع پر نہیں دی جاسکتی، یہ بات دُرست نہیں، ابھی جو روایت بیان ہوئی کہ حضرتِ آدم علیہ السّلام جنّت سے زمین پر تشریف لائے تو اُن کی گھبراہٹ و بے چینی کو دور کرنے کے لئے حضرتِ جبریل علیہ السلام نے جو اذان دی وہ کسی نماز کے لئے نہیں تھی یونہی اللہ پاک کے پیارے نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جو مولیٰ علی مُشکل کُشا رضی اللہُ عنہ کو غمزدہ دیکھ کر فرمایا کہ اپنے کسی گھر والے سے کہہ کہ تیرے کان میں اذان دے یہ اذان بھی کسی نماز کے لئے نہیں تھی۔ نیز کتبِ شافعیہ میں نماز کے علاوہ مطلقاً اِن مواقع پر اَذان کہنا سُنّت ہے۔(تحفۃ المحتاج لابن حجر ہیتمی، 1 / 165)

نماز کے علاوہ اَذان کے چند مواقع

اَذان کی اَصل وَضع (ایجاد) تو نماز ہی کے لئے تھی پھر دوسرے مواقع پر بھی استعمال ہوئی۔ یاد رہے اسلام نے کئی مواقع پر اذان دینا مستحسن (یعنی پسند فرمایا) ہے اُن میں سے چند یہ ہیں: (1) بچے کے پیدا ہونے پر دائیں کان میں اَذان اور بائیں میں اِقامت مسنون ہوئی، (2) جہاں جنّات کا اَثر ہو وہاں بھی اَذان دی جاتی ہے، (3) جب سواری کا جانور سرکشی کرے (4 تا 7) بدمزاج آدمی یا جانور کے کان میں، غمزدہ، مرگی کے مریض اور غصے والے شخص کے

کان میں (8) آتش زدگی کے وقت (9) راستہ بھٹک جانے کی صورت میں (10) وبا (یعنی بیماری) کے زمانے میں (11) دفنِ میّت کے بعد۔ (نزہۃ القاری، 2/ 296، بہارِ شریعت، 1/ 466، حصہ: 3)

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے اَذان کے مواقع کو عربی شعر میں یوں بیان فرمایا ہے جس کو زبانی یاد کر لینے سے اَذان کے یہ مواقع یاد رکھنا آسان ہو سکتا ہے۔

فَرْضُ الصَّلٰوۃِ وَ فِیْ اُذْنِ الصَّغِیْرِ وَفِیْ ـــ وَقْتِ الْحَرِیْقِ وَالْحَرْبِ الَّذِیْ وَقَعَا
خَلْفِ الْمُسَافِرِ وَالْغِیْلَانِ اِنْ ظَهَرَتْ ـــ فَاحْفَظْ لِسِتٍّ مِنَ الَّذِیْ قَدْ شَرَعَا
وَزِیْدَ اَرْبَعٌ ذُوْهَمٍّ وَ ذُوْغَضَبٍ ـــ مُسَافِرٌ ضَلَّ فِیْ نَفْرٍ وَ مَنْ صَرَعَا

فرض نماز کے لئے، بچے کے کان میں، آگ لگنے کے وقت، سخت جنگ ہو، مسافر کے جانے کے بعد، جنات کے ظاہر ہونے پر، غصے والے پر، راستہ بُھول جانے والے کے لئے اور مرگی والے کے لئے۔ (جاء الحق، ص252)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

کروناوائرس کے مریضوں سے اِظہارِ ہمدردی

پیارے اِسلامی بھائیو! پچھلے چند ماہ سے پاکستان سمیت دُنیا کے کئی ممالک میں ایک موذی بیماری ”کروناوائرس“ نے خوف و ہراس پھیلا رکھا ہے، اَب تک جتنے عاشقانِ رسول کروناوائرس کے سبب فوت ہوئے اللہ پاک تمام عاشقانِ رسول کی بے حساب بخشش فرمائے اور اِن کے گھر والوں کو صبر اور صبر پر بہترین اَجر عطا فرمائے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ کروناوائرس سے متاثر ہونے والے جتنے عاشقانِ رسول دُنیا میں جہاں کہیں ہسپتالوں، گھروں وغیرہ میں بند (کورنٹائن) ہو کر رہ گئے ہیں اُن کے حال پر بھی نظرِ رحمت فرمائے اور اُن کو نیکیوں والی، عبادتوں والی، ریاضتوں والی اور دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں بسر کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

امیرِ اہلِ سنت کا علمائے اہلِ سنت کے حکم پر طرزِ عمل

پیارے اِسلامی بھائیو! امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُم العالیہ نے 29 رجبُ المُرَجّب 1441ھ کو کچھ یوں اِعلان فرمایا کہ اُمت کی بھلائی اور کروناوائرس دور ہو جانے کے لئے علمائے اہلسنّت نے رات دَس بجے گھروں میں اذان دینے کا حکم فرمایا ہے، میں بھی نیت کرتا ہوں کہ اِن شاءَ اللہ! روزانہ اذان دوں گا، دُنیا بھر میں رہنے والے عاشقانِ رسول (وہاں کے حالات وواقعات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے) اپنے گھروں میں اَذان دیں، اَلحمدُلِلّٰہ! اذان کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے ہر چیز مغفرت کی دُعا کرتی ہے، اَذان سے اللہ رَبُّ العزت کی رحمت اُترتی، آفتیں اور وبائیں دور ہوتی، شیاطین و شریر جنات دفع ہوتے ہیں، رنج و غم دور ہوتا، گھبراہٹ ختم ہوتی اور دِلوں کو راحت نصیب ہوتی ہے۔ رات کو یا کسی بھی ایسے وقت میں جس سے سننے والے کو نماز کے لئے اذان کا شک نہ ہو، گھروں میں کسی سوتے، نمازی یا مریض وغیرہ کی ایذا نہ ہو اِس کا خیال رکھتے ہوئے جہاں ہوں وہاں سے مثلاً گھر، دُکان، دفتر، فیکٹری وغیرہ سے اور مؤذن صاحبان اپنی اپنی مسجدوں سے باوُضو قبلہ رُو کھڑے ہو کر دُرود و سلام پڑھ کر اَذان دینے کی سعادت حاصل کریں کہ اللہ پاک اِس کی برکت سے کرونا وائرس اور دیگر آفات وبَلِیات سے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی دُکھیاری اُمت کو نجات بخشے۔

زمانے کے مصائب نے الٰہی گھیر رکھا ہے　　پئے شاہِ مدینہ دور ہوں رنج و اَلَم مولیٰ
رسولِ پاک کی دُکھیاری امّت پر عنایت کر　　مریضوں، غمزدوں، آفت نصیبوں پر کرم مولیٰ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

پریشانی سے نجات کے لئے اذان دینا سُنت ہے

حضرتِ علّامہ علی قاری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مصیبت و پریشانی سے چھٹکارے

کے لئے اَذان دینا سُنّت ہے۔(مرقاۃ،2/330)

کورونا وائرس کے پھیلنے کے وقت اِس مصیبت و پریشانی کے عالم میں بھی خوب اذانیں دیجئے، کیا بعید! اِس ذِکرِ الٰہی کے سبب ایسی رحمتِ الٰہی بَرسے، ایسی رحمتِ الٰہی بَرسے، ایسی رحمتِ الٰہی بَرسے کہ صرف کرونا وائرس ہی نہیں بلکہ کرونا اپنے ساتھ کئی اور بیماریوں کو لے کر ہم سے دور ہو جائے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ سے فتاویٰ رضویہ جلد 23 میں ایک سوال ہوا، میں وہ سوال اور جواب آسان الفاظ میں بیان کرتا ہوں۔

سوال: علمائے دین اِس مسئلے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ لوگ بیماری و بلاؤں کے پھیلنے کے وقت اور آندھی و شدید طوفان وغیرہ کے وقت اذان کہتے ہیں، یہ کام شرعاً جائز ہے یا نہیں؟۔

جواب: جائز ہے اور جائز ہونے کے لئے حدیثِ پاک میں ہے: ذکرِ الٰہی سے زیادہ کوئی شے اللہ پاک کے عذاب سے چُھڑانے والی نہیں۔ پھر جب تم عذاب دیکھو تو اُس حالت میں اللہ پاک کے ذکر کے ذریعے پناہ حاصل کرو۔

اور قرآنِ کریم میں اِرشاد ہوتا ہے:

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُؕ(۲۸) (پ13، الرعد:28)

ترجمۂ کنزالایمان: سُن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، 23/174)

ہرسُو ہوں جب وباؤں کے سائے، اذان دو دنیا مریض ہو تو دوائے اذان دو
طوفاں کو موڑنے کی توانائی اِس میں ہے گردِش کبھی جو آنکھ دِکھائے، اذان دو
پھر بجلیاں نہ برسیں گی، فیضان برسے گا بادَل مصیبتوں کا جو چھائے، اذان دو

ہر روشنی سے بڑھ کے اُجالا اذاں کا ہے بے نور ہے جہاں، تو ضیائے اذان دو
رَدِّ بلا، بہارِ عطا، نسخۂ شفا ہیں کتنے فیض اِس میں سمائے، اذان دو
مُرجھائی کائنات میں آئے گی تازگی جب مشکلوں کی دھوپ ستائے، اذان دو
یہ راستہ ہے قہر و غضب سے نجات کا چشمِ طلب میں اَشک سجائے ، اذان دو
تم کو اگر سُجھائی نہ دے زندگی کی راہ جب دَور مشکلات کا آئے، اذان دو
نغمہ ہو ساتھ ساتھ درود و سلام کا عشقِ نبی جگر میں بسائے اذان دو
دَرکار ہیں فریدی اگر مُسکراہٹیں تم آہ اور فُغاں کے بجائے ، اذان دو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

خدائے پاک کو راضی کرلیجئے

پیارے اِسلامی بھائیو! ایک طرف کرونا وائرس کا خوف، دوسری طرف لاک ڈاؤن کی آفت، غریب ہو یا اَمیر تقریباً سبھی پریشانی سے دوچار ہوکر گھبراہٹ و تشویش میں ہیں کہ نجانے آگے کیا ہوگا، اللہ پاک ہم سب پر اپنا خصوصی فضل و کرم فرمائے، اِس آفت و پریشانی کے وقت میں ذِکرِ الٰہی کرکے اذانیں دے کر، صلوٰۃ و سلام پڑھ کر، خوب دِل سے دُعائیں مانگ کر اپنے ربِّ رحیم و کریم کو راضی کرنے کی کوشش کریں۔

اَذان کی برکت سے سیلاب دور ہوگیا (حکایت)

حضرتِ علّامہ عبدُ الرَّءوف مناوی رحمۃُ اللہِ علیہ امام فخرُ الدِّین رازی رحمۃُ اللہِ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں: ایک مرتبہ بغداد میں سیلاب آگیا، قریب تھا کہ غرق ہوجاتا۔ اِسی دوران بعض نیک بندوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ دریائے دِجلہ کے کنارے کھڑے ہیں اور کہہ رہے ہیں: ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہ بغداد غرق ہوگیا۔“ اُسی وقت دو شخص آئے، ایک نے دوسرے سے پوچھا: تجھے کس چیز کا حکم ہوا ہے؟ کہا: مجھے بغداد کو غرق کرنے کا حکم ہوا تھا مگر پھر مجھے منع کر دیا گیا۔ پوچھا: کیوں؟ کہا: رات کے فرشتوں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں

عرض کیا کہ آج رات بغداد میں ناحق700 عورتوں کی عزت پر ہاتھ ڈالا گیا ہے، جس پر اللہ پاک نے غضب فرمایا اور مجھے بغداد کو غرق کرنے کا حکم دیا لیکن پھر صبح کے فرشتوں نے عرض کیا کہ آج صبح بغداد میں700 اذان و اقامت ہوئی ہیں۔ اللہ پاک نے اِس کی برکت سے معافی عطا فرما دی (یعنی اجتماعی عذاب نہیں دیا گیا)۔ پھر آنکھ کُھلی تو پانی اُتر چکا تھا۔ (فیض القدیر، 1/327)

پیارے اِسلامی بھائیو! روایت میں ہے: جس بستی میں اَذان دی جائے، اللہ پاک اپنے عذاب سے اُس دن اُسے اَمن دیتا ہے۔ (معجم کبیر، 1/257، حدیث:746)

حضرتِ علّامہ عبدُ الرَّءوف مناوی رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: نہ اُوپر (یعنی آسمان) سے بلائیں آئیں گی نہ نیچے (یعنی زمین) سے، نہ اُن پر دشمن حاوی ہوگا۔ نیز خَسف (یعنی زمین میں دھنسنے) اور مَسخ (یعنی شکلوں کے بدل جانے) اور پتھر برسانے وغیرہ (عذابات) سے بھی محفوظ ہوں گے۔ (فیض القدیر، 1/326)

مِٹا دے ساری خطائیں مری مِٹا یارب ۔۔۔ بنا دے نیک بنا نیک دے بنا یارب
بُرائیوں پہ پشیماں ہوں رَحم فرمادے ۔۔۔ ہے تیرے قہر پہ حاوی تری عطا یارب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

نماز بھی پڑھ سکتے ہیں

پیارے اِسلامی بھائیو! فقہِ حنفی کی بڑی قابلِ اِعتماد کتابوں میں ہے: وَبا پھیلے یا زلزلے آئیں یا دشمن کا خوف ہو یا اور کوئی خوفناک معاملہ پایا جائے اِن سب کے لیے دو رَکعت نَماز مُستَحَب ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ، 1/153، درمختار، 3/80، وغیرہما)

وَبا کے موقع پر اذان دینے کے بارے میں ایک کتاب لکھی

اے عاشقانِ رسول! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت، امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے ”وبا

کے موقع پر اذان دینے" کے بارے میں پورا ایک رسالہ بنام "نَسِیْمُ الصَّبَا فِیْ اَنَّ الْاَذَانَ یُحَوِّلُ الْوَبَاءَ" یعنی بیماریوں کو دفع کرنے کے لئے اذان کے بارے میں صبح کی خوشگوار ہوا کا بیان تحریر فرمایا ہے۔ (آہ! یہ رِسالہ بعض کُتبِ اعلیٰ حضرت کی طرح دستیاب نہیں۔)

اذان امن وسلامتی کا سبب ھے

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے قبر پر اذان دینے کے بارے میں قرآن و حدیث کی روشنی میں پورا ایک رسالہ بنام "اِیْذَانُ الْاَجْرِ فِیْ اَذَانِ الْقَبْرِ" لکھا ہے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے اِس رسالے میں ایک مقام پر جو اِرشاد فرمایا اِسے آسان الفاظ میں پیش کرتا ہوں: (قبر پر اذان دینے کا) انکار کرنے والے اوراِس پر اعتراض کرنے والے کہتے ہیں کہ اذان تو صِرف نماز کا اعلان کرنے کے لئے ہے اور یہاں (یعنی قبر پر) کون سی نماز ہے جس کے لئے اذان دی جارہی ہے؟ یہ جہالت اِنہیں کو زیب دیتی ہے وہ نہیں جانتے کہ اَذان میں کیا کیا مقاصد اور فائدے ہیں، شریعتِ مطہرہ نے نماز کے سوا کن کن مواقع پر اَذان مستحب فرمائی ہے (جن کی تفصیل شروع صفحات میں ہو چکی)۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اِسی رسالے کے خطبے میں اِرشاد فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْاَذَانَ عَلَمَ الْاِیْمَانِ وَسَبَبَ الْاَمَانِ وَسَکِیْنَۃَ الْجِنَانِ وَمُنْفَاۃَ الْاَحْزَانِ وَمَرْضَاۃَ الرَّحْمٰنِ، یعنی تمام تعریفیں اُس اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے اَذان کو ایمان کی علامت اور اَمن وسلامتی کا سبب، دِلوں کا سُکون اور غموں کو دور کرنے والا اور اپنی رضا کا ذریعہ بنایا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 5/653)

شیطان بھاگ جاتا ہے

اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جب نماز کی اذان دی جاتی ہے تو شیطان گُوزمارتا (یعنی ہوا خارج

کرتا ہوا) بھاگتا ہے تاکہ اذان نہ سنے۔(بُخاری،1/222،حدیث:608)

حضرتِ علامہ مولانا مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: خواہ نماز میں بُلانے کے لیے(اذان) دی جائے یا کسی اور مقصد کے لئے، جیسے بچے کے کان میں یا بعدِ دفن قبر پر وغیرہ۔ لِلصَّلٰوۃ(یعنی نماز کے لیے) اِس لیے فرمایا تاکہ کوئی اَذان کے لغوی معنیٰ نہ سمجھ جائے۔ یہاں (شیطان کے) بھاگنے کے ظاہری معنیٰ ہی مُراد ہیں اور اذان میں دفعِ شیطان کی تاثیر ہے اِسی لیے طاعون پھیلنے پر اَذان کہلواتے ہیں کہ یہ وبا جنّات کے اَثر سے ہے۔ بچے کے کان میں اذان دیتے ہیں کہ اِس کی پیدائش پر شیطان موجود ہوتا ہے جس کی مار سے بچہ روتا ہے۔ دفن کے بعد قبر کے سرہانے اذان دی جاتی ہے کیونکہ وہ میت کے امتحان اور شیطان کے بہکانے کا وقت ہے، اس کی برکت سے شیطان بھاگے گا، نیز میت کے دل کو سکون ہوگا، نئے گھر میں دل لگ جائے گا، نکیرین کے سوالات کے جوابات یاد آجائیں گے۔ (نیز) گوز مارنے (ہوا خارج ہونے) سے مراد اُس کی انتہائی ذِلت اور خوف ہے کہ ایسی حالت میں ڈرنے والا گوز مارتا ہوا ہی بھاگا کرتا ہے۔(مراٰۃ،1/409)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دِلوں کا چین

"فتاویٰ رضویہ" میں ہے: اذان دافعِ وحشت و باعثِ اطمینانِ خاطر ہے کہ وہ ذکرِ خدا ہے اور اللہ پاک فرماتا ہے:

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾　　ترجمۂ کنز الایمان: سُن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔ (پ13،الرعد:28)

تو ذکرِ الٰہی ہمیشہ ہر جگہ محبوب و مرغوب و مطلوب و مندوب ہے (یعنی اللہ پاک کا ذکر ہر جگہ ہمیشہ کرنا پسندیدہ اور اچھا کام ہے) جس سے ہرگز ممانعت نہیں ہو سکتی جب تک کسی

خصوصیتِ خاصہ (یعنی خاص صورت میں) میں کوئی نہیٔ شرعی نہ آئی ہو (یعنی شریعت کی طرف سے منع نہ فرمایا گیا ہو) اور اذان بھی قطعاً (یعنی بالکل) ذِکرِ خدا ہے پھر خدا جانے کہ ذکرِ خدا سے ممانعت کی وجہ کیا ہے، ہمیں حکم ہے کہ ہر سنگ (یعنی پتھر)، درخت کے پاس ذکرِ الٰہی کریں۔ (فتاویٰ رضویہ، 5/667-670 ملتقطاً)

وَصف بیاں کرتے ہیں سارے، سَنگ و شجر اور چاند ستارے
تسبیح ہر خشک و تَر ہے یا اللہُ یا اللہ

خوب ذِکرُاللہ کیجئے

پیارے اِسلامی بھائیو! اِس بات میں کسی مُسلمان کو شک نہیں ہو سکتا کہ مکمل اَذان اللہ پاک اور اُس کے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے ذِکر پر مشتمل ہے، یہ بات ثابت اور تسلیم شدہ ہے، اللہ پاک اپنے ذکر کے بارے میں قرآنِ کریم میں اِرشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًاۙ﴿۴۱﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ کو بہت یاد کرو۔ (پ22، الاحزاب:41)

صحابی ابنِ صحابی، جنّتی ابنِ جنّتی حضرتِ عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہ اِس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اللہ پاک نے اپنے بندوں پر جو بھی عبادت مقرر فرمائی ہے اُس کی کوئی حد ہے کہ اِس حد تک کرو اور اگر کوئی عُذر پایا جائے تو اُس کی چُھوٹ بھی ہے کہ نہ کرو، سوائے ذِکرُ اللہ کے، کیونکہ اللہ پاک کے ذکر کی کوئی حد ہی نہیں ہے کہ اِتنا کرو اِتنا نہ کرو۔ (اللہ پاک کا خوب ذکر کرو، صبح و شام کرو، خشکی و تری میں کرو، صحت و بیماری کی حالت میں کرو، اعلانیہ اور پوشیدہ ہر طرح سے کرو۔) عظیم تابعی بُزرگ حضرت امام مجاہد رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کا کثرت سے ذکر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تُو

اللہ پاک کے ذکر کو کبھی نہ بھولے۔(تفسیرِ بغوی،3/460)

یا الٰہی دکھا ہم کو وہ دن بھی تُو آبِ زم زم سے کرکے حَرم میں وضو
با ادب شوق سے بیٹھ کے قبلہ رُو مل کے ہم سب کہیں یک زباں ہُو بہُو
اللہُ اللہُ اللہُ اللہُ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بہترین دُعا

پیارے اسلامی بھائیو! حضرتِ علّامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کُلُّ دُعَاءٍ ذِکْرٌ وَکُلُّ ذِکْرٍ دُعَاءٌ "یعنی ہر دُعا ذکر ہے اور ہر ذکر دُعا ہے۔"(مرقاۃ،5/135) یقیناً مصیبت و پریشانی اور سخت آفت و بیماری کے وقت اللہ پاک سے دُعا مانگنی چاہئے۔

اَذان کے بعد دُعا بہت قبول ہوتی ہے،لہٰذا مصیبت زدہ کو چاہیئے کہ اُس وقت دعا مانگا کرے۔(مراۃ،1/412) اَذان خود دُعا بلکہ بہترین دُعاؤں میں سے ہے کہ وہ ذکرِ الٰہی ہے اور ہر ذکرِ الٰہی دعا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا لہٰذا کرونا وائرس کی جو آفت و وَبا پھیلی ہوئی ہے،اِس سے نجات اللہ پاک کی رحمت سے اللہ پاک کے ذکر سے ملے گی اور اللہ پاک کا ذکر سب سے بڑی شے ہے جو اِس آفت کو دور کرے گی اور اِس سے نجات دلائے گی کیونکہ اَذان ذکرِ الٰہی ہے اور ذکرِ الٰہی کے برابر غضب و عذابِ الٰہی سے نجات دینے والی ،بلا،غم و پریشانی کی دفع کرنے والی کوئی چیز نہیں۔(فتاویٰ رضویہ، 24/181)

رَحمت کی برسات

حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب لوگ کسی جگہ جمع ہو کر اللہ پاک کا ذکر کرتے ہیں تو فرشتے اُن کو ڈھانپ لیتے ہیں اور اُن پر رحمت چھا جاتی ہے اور اُن پر سکینہ (یعنی چین و اطمینان) اُترنا شروع ہو جاتا ہے۔(مسلم، ص1111 حدیث:6855)

اے عاشقانِ رسول! ایسے تشویشناک حالات میں کرونا وائرس کے سبب اموات کی

اِطلاعات آرہی ہوں اور ایک عجیب گھبراہٹ کا سا ماحول ہو اگر ہمیں اللہ پاک کی رحمت اور چین و سکون چاہیے تو یہ اللہ پاک کے ذکر کی برکت سے نصیب ہو گا اور اذان اللہ پاک کا ذکر ہے۔ بڑی حیرت کی بات ہے کہ کرونا وائرس سے نجات کے لئے اَذان (یعنی اللہ پاک کا ذکر) سُن کر بجائے خوش ہونے کے بعض نادان مسلمان کہلانے والوں کو اعتراضات سُوجھ رہے ہیں، حالانکہ اذان دینے میں سوائے ابلیسِ لعین (شیطان) کے کسی کا کسی بھی طرح کا کچھ بھی نقصان نہیں، حضرتِ علامہ مولانا مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اَذان مصیبتوں کو دفع کرتی ہے۔ (مراۃ، 1/413)

اہلِ بیتِ اطہار کی محبت میری گھُٹّی میں ہے (حکایت)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضوی دامت برکاتہم العالیہ کے لڑکپن میں کراچی (پاکستان) میں ایک بار سخت وَبا پھیلی، اِس موقع پر آپ دامت برکاتہم العالیہ اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ گلیوں وغیرہ میں اہلِ بیتِ اَطہار کی شان و عظمت کے وسیلے سے یوں ایک عربی شعر پڑھتے جسے دیگر بچے دُہراتے۔۔۔

لِیْ خَمْسَۃٌ اُطْفِیْ بِھَا حَرَّ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَۃ　　اَلْمُصْطَفٰی وَالْمُرْتَضٰی وَابْنَاھُمَا وَالْفَاطِمَۃ

(یعنی میرے لئے پانچ (ہستیاں) ہیں اُن کے ذریعے توڑ کر رکھ دینے والی وَبا کی گرمی بجھاتا ہوں، اور وہ پانچ (ہستیاں) یہ ہیں (1) حضرتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم (2) حضرتِ علی مرتضیٰ رضی اللہُ عنہ (3و4) اِن کے دونوں صاحبزادے امام حسن و امامِ حسین رضی اللہُ عنہما (5) اور سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہُ عنہا)

چوراہوں، گلیوں وغیرہ پر وَبا سے نَجات حاصل کرنے کی نیت سے اذانیں دیتے، آپ دامت برکاتہم العالیہ اِرشاد فرماتے ہیں: بچوں کو اِس کا اِس قدر شوق تھا کہ بہت سارے بچے جمع

ہو جاتے اور گلیوں میں یہ پڑھتے ہوئے جاتے تھے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!یوں اللہ پاک اور اُس کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ذکرِ خیر ہوتا تھا اِس کی برکت سے اچھا ماحول بن جاتا تھا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اہلِ بیتِ اَطہار کی محبت ہماری گھٹی میں ہے۔(مدنی چینل سلسلہ: دِلوں کی راحت، قسط:5، 6)

کیا بات ہے امیرِ اہلِ سنت کی

پاکستان کے مشہور خوش الحان نعت خوان "الحاج صدیق اسمٰعیل صاحب" کا کہنا ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کے لڑکپن میں ساتھ ہوتا تھا اور ہم سب مل کر بادامی مسجد سے پورے علاقے کا مذکورہ دُعائیہ شعر پڑھتے ہوئے چکر لگاتے اور اذانیں دیتے تھے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اِتنی کم عمری ہی سے آپ دامت برکاتہم العالیہ کا دین کی طرف رُجحان تھا گویا شروع ہی سے آپ پر اللہ پاک اور اُس کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خاص عنایات تھیں۔اللہ پاک کی امیرِ اَہلسنّت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کے پسندیدہ بندوں کا وسیلہ

فتاویٰ رضویہ میں میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے وبا کے دِنوں میں رات کو گلیوں میں مِل کر یہ شعر پڑھنے کے بارے میں سوال ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اِرشاد فرمایا: **مضمونِ شعر فی نفسہٖ حسن ہے اور محبوبانِ خدا سے توسّل محمود۔**(یعنی یہ شعر اچھا ہے اور اللہ پاک کے پسندیدہ بندوں کے وسیلے سے دُعا کرنا بھی اچھا کام ہے۔)(فتاویٰ رضویہ، 24/180)

فضل کر رحم کر تو عطا کر　　　اور مُعاف اے خدا ہر خطا کر
واسِطہ پنجتنِ پاک کا ہے　　　یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَذان کے چند شرعی مسائل

(1) اَذانِ نماز کے علاوہ اور اَذانوں کا بھی جواب دیا جائے گا۔(2) حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ داہنی طرف منہ کرکے کہے اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ بائیں جانب، اگرچہ اَذان نماز کے لیے نہ ہو بلکہ مثلاً بچے کے کان میں یا اور کسی لیے کہی یہ پھیرنا فقط منہ کا ہے، سارے بدن سے نہ پھرے۔ (3) اَذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہے، اَللہُ اَکْبَرْ، اَللہُ اَکْبَرْ دونوں مل کر ایک کلمہ ہیں، دونوں کے بعد سکتہ کرے (یعنی ٹھہرے) درمیان میں نہیں اور سکتہ کی مقدار یہ ہے کہ جواب دینے والا، جواب دے لے اور سکتہ کا ترک مکروہ ہے اور ایسی اَذان کا اعادہ مستحب ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/469، حصہ:3)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

وَبا کو دور کرنے والا ایک اور وظیفہ

امام ابنِ حجر عسقلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: طاعون وغیرہ بلاؤں کو دور کرنے والی سب سے بڑی چیزوں میں سے نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر کثرت سے درودِ پاک پڑھنا ہے۔

(بذل الماعون فی فضل الطاعون، ص333)

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک ہم سب پر اپنا خصوصی فضل و کرم فرمائے، ہمیں کروناوائرس سمیت ہر زمینی، آسمانی آفت و بلا سے محفوظ فرما کر اپنی اور اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد میں مصروف رہنے کی توفیق عطا فرمائے، کروناوائرس سمیت دیگر آفتوں بیماریوں سے بچنے کے لئے دُرود و سلام اور اَذان کا خصوصی اہتمام فرمایئے نیز ہو سکے تو اپنے گھر میں سوا لاکھ بار "یَا سَلَامُ" کا وِرد بھی کیجئے، اللہ پاک کی رحمت شاملِ حال رہی تو کروناوائرس سمیت دیگر بیماریوں سے بھی حفاظت ہو گی۔

گناہوں سے سچی توبہ

پیارے اِسلامی بھائیو! اللہ پاک نے توبہ ایسی بہترین شے بنائی ہے کہ بعض اوقات

گناہوں پر شرمندگی و توبہ بیماریوں اور پریشانیوں سے نجات کا سبب بن جاتی ہے، منقول ہے: 449 ہجری میں آذر بائیجان، واسط اور کوفہ میں وبا پھیلی جس سے بہت بڑی تعداد متاثر ہوئی اور لوگ پریشان ہو گئے، اللہ پاک کی بارگاہ میں سب نے توبہ کی، شرابوں کو بہادیا، گانے باجوں کے آلات توڑ ڈالے۔(شذرات الذھب، 3 / 455) کرونا وائرس کے خوف ہی سے نہیں بلکہ صِرف رِضائے الٰہی کے لئے سچے دِل سے اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر لیجئے، اگر آپ کے ذمے قضا نمازیں باقی ہیں تو جلد سے جلد اِن کو ادا کرلیجئے، فرض روزے قضا باقی ہیں تو وہ بھی رکھ لیجئے، زکوٰۃ دینے میں کوتاہی ہوئی ہے تو اپنی پوری زکوٰۃ شرعی طریقۂ کار کے مطابق دے دیجئے، نیز اگر کسی کا کوئی حق دبایا ہے تو وہ واپس کر دیجئے، کسی کا دِل دُکھایا یا مارا یا ڈانٹا ہے تو ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ کر اُس کو راضی کرلیجئے، یاد رکھئے! موت صِرف کرونا وائرس ہی کے سبب سے تو نہیں آئے گی، آخر ہمیں ایک نہ ایک دِن مرنا تو ہے ہی؟ اگر اللہ پاک اور اُس کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ناراض ہو گئے تو ہمارا کیا بنے گا؟ اللہ پاک ہمیں باعمل عاشقانِ رسول کی صحبت نصیب کرے اور خوب سنّتوں پر چلنا نصیب فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تِری سنّتوں پہ چل کر مِری رُوح جب نکل کر　　چلے تو گلے لگانا مدنی مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے کلام سے منتخب اشعار

"کُرونا" سے ہم کو بچا یاالٰہی　　پرے ہو یہ ہم سے بلا یاالٰہی
"کرونا" میں جو مبتلا ہیں انہیں تو　　کرم سے عطا کر شفا یاالٰہی
"کرونا" کے بدلے گناہوں کا ڈر دے　　ندامت سے ہم کو رُلا یاالٰہی
گناہوں سے توبہ کی توفیق دے دے　　ہمیں نیک بندہ بنا یاالٰہی
رہے خوف ہر دم بُرے خاتمے کا　　ہو ایمان پر خاتمہ یاالٰہی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کرونا وائرس اور دیگر آفتوں سے
حفاظت کے لئے یہ نقش اپنے گھر
کے **دروازے** پر لگالیجئے۔

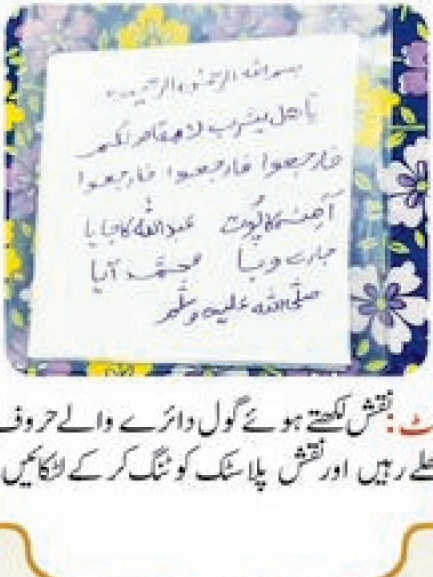

نوٹ: نقش لکھتے ہوئے گول دائرے والے حروف
کھلے رہیں اور نقش پلاسٹک کوٹنگ کر کے لگائیں۔

978-969-722-154-7
01082173

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
+92 21 111 25 26 92 · 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net